نمبر ۱۱۲ | ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت ۱۸ مارچ ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ احباب خصوصیت سے دعائے صحت فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مسلمانانِ کشمیر کے حقوق کے متعلق مزید جدوجہد کرنے کے لئے جموں تشریف لے گئے ہیں۔

عید الاضحیٰ کا چاند ۱۶ مارچ ۳۴ء کو ہوا۔ اس لحاظ سے عید الاضحیٰ ۲۶ مارچ کو ہوگی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے لئے نقصان اختیار کرنیوالے کو برکت دیجاتی ہے

"ابراہیم اور اس کی نسل کو جو برکتیں ملیں وہ درحقیقت ابراہیم کی اس نیکی کی پاداش تھیں۔ جو خدا تعالےٰ کے سامنے اس سے ظہور میں آئی۔ کیونکہ اس نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر کے اپنے خاندان کو خدا کے لئے مٹانا چاہا۔ اور اپنے تئیں کثرتِ نسل کی برکت سے محروم کرنا چاہا۔ سو خدا تعالےٰ نے قسم کھا کر اس سے وعدہ کیا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دُوں گا۔ سو یہ برکتیں پانا اس عمل کا پاداش تھا۔ جو اس نے اپنے تئیں نیستی اختیار کی۔ جیسا کہ اس کریم و رحیم نے ایک موقعہ پر اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ

"میں تجھے بہت برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو میں اس عمل کو خوب جانتا ہوں۔ کہ خدا نے کیوں مجھے کہا۔ کہ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ کھوتا ہے۔ وہ پا لیتا ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ نقصان اختیار کرتا ہے۔ اس کو برکت دی جاتی ہے۔"

(الحکم ۱۷۔ مئی ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

انگریزی ترجمۃ القرآن کی خریداری

الفضل نمبر ۹۵ میں ایک مضمون انگریزی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کی ضرورت کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بغداد متفقہ طور پر محترم بھائی امیر عالم صاحب بی۔ اے کی رائے کی تائید کرتی۔ اور ایک روپیہ فنڈ میں ایک ایک روپیہ روانہ کر رہی ہے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بغداد)

درس قرآن

جناب سید محمد لطیف صاحب مزنگ لاہور میری درخواست پر ۱۲۔ فروری کو یہاں تشریف لائے۔ اور ۱۲۔ مارچ تک قیام کیا۔ اس عرصہ میں صبح کے وقت درس قرآن شریف دیتے رہے۔ جس میں غیر مسلم اصحاب بھی شریک ہوتے رہے۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا اور ایک پبلک لیکچر بھی دیا گیا۔ خاکسار محمد اشرف از خود لو

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز بعارضہ دمہ مدت سے بیمار ہے۔ ہر ماہ دو ماہ سے مرض کا سخت دورہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ سوداگر پشمینہ از بیال (۲) عزیز محمد اشرف بعارضہ نمونیہ اور برادر غلام ... دونوں بچے سخت بیمار ہیں دعائے صحت کیجائے۔ خاکسار غلام حسین قادیان (۳) میری والدہ صاحبہ علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام حسین از دہلی (۴) میرا بچہ عطیع الرحمن بعمر ... نمونیہ سے بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محب الرحمن۔ لاہور (۵) خاکسار چند تکالیف مصائب میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دور کرے۔ خاکسار عبد الکریم خان پونچھ۔ (۶) میری والدہ صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد ہنوں والا (۷) میرے پاؤں پر لاہوری پھوڑا نکلا ہوا ہے جس سے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو اس کا مجرب نسخہ یاد ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ خاکسار شیخ عبد العزیز تاجر چرم اوکاڑہ (۸) میرا بچہ بیمار ہے۔ دوست صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار با غدین نائب ذیلدار ۳۰/۱۱ (۹) میرے لڑکے برخوردار عبد الرحمن کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار غلام رسول۔ پنڈ دادنخان۔ (۱۰) مولوی عبد الکریم صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ سیٹھا نکوٹ کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بری کرے۔ خاکسار غلام محمد از سیٹھانکوٹ (۱۱) میری اہلیہ بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عبد الحق از ایبٹ آباد (۱۲) میری بحالی صحت۔ اور بی اے کے امتحان میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار سید اختر احمد از اردل ... گیا

مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے متعلق اعلان

۱۴ جنوری ۱۹۳۲ء سے کئی دفعہ اخبار میں اعلان ہو چکا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کا انعقاد ۳۰-۳۱ مارچ و یکم اپریل کو ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ نمائندگان مشاورت کا انتخاب کر کے مجھے جلد سے جلد اطلاع دیں۔ لیکن ۱۶ مارچ تک صرف ۵۷ جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ حالانکہ ہندوستان میں جماعتوں کی تعداد پانصد کے قریب ہے۔ ایجنڈا مشاورت ۱۹۳۲ء ۵ مارچ کو تمام جماعتوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ اس موقعہ پر بھی تاکید کی گئی تھی۔ کہ جماعتیں جلد از جلد بعد انتخاب نمائندگان مجھے اطلاع دیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جس قدر جماعتوں کی طرف سے اسوقت تک اطلاعات آجانی چاہیئے تھیں۔ نہیں آئیں۔ لہذا پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں۔

اطلاع دیتے وقت اس امر کا تصریحاً ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ فلاں صاحب کو جماعت نے باقاعدہ بعد اجلاس جماعت بطور نمائندہ منتخب کیا ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

کالیکٹ کے احمدیوں کے متعلق اطلاع

کالیکٹ کے احمدی بھائیوں کے ساتھ وہاں کے لوگوں نے جو خلاف انسانیت سلوک کیا یعنی ایک احمدی کی لاش کی تحقیر کی۔ اور اسے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ پھر دوسرے مختلف رنگوں میں بھی تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ ان حالات کے الفضل میں شائع ہونے پر جماعت احمدیہ میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور اس وقت تک مختلف مقامات کی جماعتیں اظہار رنج وغم اور حکومت سے احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کے مطالبہ کے متعلق قرار دادیں پاس کر چکی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر وہاں پہونچ چکے ہیں انہوں نے ۱۷۔ مارچ حضور کی خدمت میں حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:

"میری ملاقاتوں کے نتیجہ میں عام طور پر احمدیوں کے متعلق ہمدردی پیدا ہو رہی ہے۔ میونسپلٹی نے انہیں قبرستان کا ایک حصہ دینے کا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے"

خوشی کی بات ہے۔ کہ کالیکٹ کی میونسپل کمیٹی کو اتنی توجہ تو ہوئی۔ لیکن چونکہ ابھی پورا کام نہیں ہوا۔ اس لئے احباب کوشش جاری رکھیں۔ اور وہاں کے حکام کو توجہ دلاتے رہیں۔

مالابار کے لئے مجاہدین کی ضرورت

مالابار میں جہاں انگریزی دان انگریزی مبلغین کی ضرورت ہے وہاں علماء کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے علماء سلسلہ احمدیہ سے بھی درخواست کی جاتی ہے۔ جو مالابار جا سکیں۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب۔ مسٹر علی اختر صاحب نے وہاں پہونچکر کام شروع کر دیا ہے۔ اور ایک اور وفد دکن سے تیار ہو رہا ہے۔ جو چار اصحاب پر مشتمل ہوگا۔

ان کے علاوہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس نے لکھا ہے کہ میں مئی کے دوسرے ہفتہ میں جا کر کام کر سکونگا۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

ابھی اور مجاہدین کی ضرورت ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

لجنہ اماء اللہ پشاور

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ پشاور کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۴۔ مارچ سے رجسٹر کرنا منظور فرمایا ہے۔ لجنہ مذکور کو ایجنڈا و بجٹ بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق لجنہ کی تحریری آراء میرے پاس اجلاس مشاورت سے

تحریک قرضہ کے متعلق قابل توجہ امور

میعاد — تحریک قرضہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے والوں کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔

ضرورت — سلسلہ کے اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے اشد ہے۔

جلدی — مجلس مشاورت کے موقعہ پر رقوم لانے کی بجائے رقوم ابھی بھیجدی جائیں۔

رعائت — بیمہ کے خرچ کے متعلق یہ دیجاتی ہے۔ کہ دفتر کے ذمہ ہوگا۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ایک مخلص احمدی کا انتقال

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ چوہدری علی بخش صاحب رئیس بھینی پسوال جو علاقہ بیٹ میں ایک معزز اور بارسوخ انسان تھے۔ اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ چند روز بعارضہ نمونیہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کی اطلاع پہنچنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری کو تعزیت کے لئے بھیجا۔ اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی اظہار افسوس کے لئے گئے۔ چوہدری صاحب مرحوم تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ احمدی ہوئے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں ایسا اخلاص اور اتنا جوش عطا فرمایا۔ کہ ہر وقت تبلیغ احمدیت میں مصروف رہتے۔ اور خاص اہتمام کے ساتھ اپنے علاقہ میں تبلیغی جلسے کراتے۔ ہمیں ان کی وفات کا بے حد افسوس ہے۔ اور ہم ان کے خاندان کے ساتھ اس حادثہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز احباب سے درخواست ہے۔ کہ چوہدری صاحب مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ر ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

قادیان کی مقامی پولیس کا رویّہ افسرانِ بالا کے سامنے

واقعات کو غلط پیرایہ میں پیش کیا جاتا ہے

(۲)

لوگوں کو احمدیوں کے خلاف اکسانے کی ایک مثال

مقامی پولیس جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے جس طرح بات کا بتنگڑ بناتی اور افسران بالا کو تشویش میں ڈالتی ہے۔ اس کی تازہ مثال وُہ واقعہ ہے۔ جو ۴۔ مارچ ۱۹۳۴ء کو پیش آیا۔ اور جسے مسجد کی تعمیر کو روکنا قرار دیا گیا۔ سُنا گیا ہے۔ کہ ۳۔ مارچ کو انچارج صاحب چوکی نے بعض لوگوں کو بُلا کر کہا۔ کہ معلوم ہُوا ہے۔ آپ لوگ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ جسے احمدی روکتے ہیں۔ آپ ضرور مسجد بنائیں حالانکہ اس وقت تک نہ مسجد بنانے کی کوئی صورت ہی پیدا ہوئی تھی۔ اور نہ اس کے لئے کسی نے کوشش ہی کی تھی۔ جب یہ صورت تھی۔ تو پھر اس کے روکنے کا کیا مطلب؟ اور سوائے اس کے کہ خواہ مخواہ ایسے لوگوں کو جو فساد کھڑا کرنا چاہتے ہوں۔ اکسانے اور ان کے دلوں میں احمدیوں کے متعلق مخالفانہ جذبہ پیدا کرنے کے اور کوئی غرض نہ ہوسکتی تھی۔

جماعت احمدیہ کے ذمّہ دار لوگوں کو اطلاع نہ دیگئی

اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ انچارج صاحب کو کسی نے آکر بتایا یا خود بخود انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا تھا۔ کہ تعمیر مسجد میں روک ڈالے جانے۔ اور اس پر فساد ہونے کا خطرہ ہے۔ تو انہیں چاہئے تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے ذمّہ دار اصحاب سے اس کے متعلق دریافت کرتے اور ان سے کہتے۔ کہ اس خطرہ کو دُور کرنے کا انتظام کریں۔ پھر اگر دیکھتے۔ کہ فساد کے خطرہ کو دور کرنے کی ذمہ داری لینے کو کوئی تیار نہیں اور مزاحمت ضرور ہوگی۔ تو پھر اس کے متعلق جس طرح چاہتے انتظام کرتے۔ مگر انہوں نے ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے کسی ذمّہ دار رکن سے اس بارے میں ذکر تک کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور دوسری طرف جیسا کہ سنا گیا ہے۔ بعض لوگوں کو تحریک کی۔ کہ ضرور تعمیر شروع کر دیں چنانچہ انہوں نے دوسرے ہی دن ایک چھوٹی سی جگہ پر جہاں اور گرد غلاظت کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ اور جو ان لوگوں کے گھروں سے دُور تھی۔ مسجد بنانے کی خاطر بنیادیں کھودنی شروع کر دیں۔

نقشہ کی منظوری کے بغیر تعمیر کرنا۔

چونکہ ان کی غرض خواہ مخواہ شاخسانہ کھڑا کرنے کی تھی۔ اور وُہ سمجھتے تھے۔ کہ مقامی پولیس ان کی حمائت میں ہے۔ اس لئے انہوں نے سمال ٹاؤن کمیٹی میں اس جگہ کے متعلق نقشہ دے کر منظوری حاصل کرنے کی بھی پروا نہ کی۔ اور جان بوجھکر سمال ٹاؤن کمیٹی کے احکام کی خلاف ورزی کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اس کا علم جب سمال ٹاؤن کمیٹی کے کارکنوں کو ہُوا۔ تو انہوں نے اپنا ایک ملازم بھیجکر نوٹس دینا چاہا کہ تعمیر سے قبل نقشہ کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ مگر تعمیر کرنے والوں نے نوٹس لینے سے ہی انکار کر دیا۔ اور انچارج صاحب کی موجودگی میں انکار کیا۔ اس پر جب ان کا انکار ضبط تحریر میں لایا گیا۔ اور انچارج صاحب کو اس کا گواہ قرار دیا گیا۔ تو انہوں نے نوٹس لے لیا۔ اور خود بخود تعمیر روک دی۔

افسرانِ بالا کو غلط رپورٹ

لیکن سُنا گیا ہے۔ کہ انچارج صاحب نے اس پر افسران بالا کو یہ تار دے دیا۔ کہ احمدی ایک مسجد کی تعمیر میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ اور فساد کا سخت خطرہ ہے۔ حالانکہ جماعت کی طرف سے نہ کسی احمدی نے تعمیر میں مزاحمت کی۔ اور نہ کسی قسم کے فساد کا کوئی خطرہ تھا۔ سمال ٹاؤن کمیٹی کے ایک ملازم نے کمیٹی کے قانون کی خلاف ورزی ہوتے دیکھ کر اس سے باز رکھنے اور باقاعدہ نقشہ منظور کرانے کے لئے تحریری نوٹس دینا چاہا۔ اور انچارج صاحبؔ چوکی کے سامنے یہ کارروائی ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے تعمیر کرنے والوں نے خود بخود تعمیر روک دی تھی۔ اس کے متعلق اول تو افسرانِ بالا کو کسی قسم کی اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ سمال ٹاؤن کمیٹی نے جو کارروائی کی۔ وُہ قانون کے مطابق۔ اور ان اختیارات کے ماتحت کی تھی۔ جو حکومت کی طرف سے اسے حاصل ہیں۔ اور جن کی پابندی کرانا حکومت کی طرف سے اس کا فرض ہے۔ اور اس پر کسی قسم کی بدامنی پیدا نہیں ہُوئی تھی۔ بلکہ تعمیر کرنے والوں نے خود بخود تعمیر روک دی تھی۔ لیکن اگر اطلاع دینی ضروری تھی۔ تو واقعہ کے متعلق صحیح اطلاع دینی چاہیئے تھی۔ جو یہ تھی کہ کچھ لوگ سمال ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ کی منظوری حاصل کئے بغیر عمارت بنانا چاہتے تھے۔ جنہیں کمیٹی کی طرف سے منظوری حاصل کرنے کا نوٹس دیا گیا۔ اس پر انہوں نے تعمیر بند کر دی۔ لیکن ہم نے سنا۔ اس کی بجائے یہ رپورٹ کی گئی۔ کہ احمدی تعمیر میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ اور فساد کا سخت خطرہ ہے۔

اعلےٰ افسر کے سامنے غلط بیانیاں

اس پر اسی دن مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے معہ سب انسپکٹر صاحب اور چند سپاہیوں کے آکر موقعہ کا ملاحظہ کیا۔ ان کے دریافت کرنے پر باوجود اس کے کہ جناب ناظر صاحب امُور عامہ نے کہدیا۔ کہ ہمیں اس تعمیر کے متعلق کوئی اعتراض نہیں۔ اور نہ ہم کسی قسم کی مزاحمت کرنا چاہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس قسم کے رٹے رٹائے فقرے دوہرانے شروع کر دیئے۔ کہ ہمیں فساد کا سخت خطرہ ہے۔ اور اگر آج انچارج صاحب چوکی قادیان ہماری حفاظت نہ کرتے۔ تو احمدیوں کی فوج جو لاٹھیاں اور کلہاڑیاں لے کر ہم پر حملہ آور ہُوئی تھی۔ ہمیں قتل کر دیتی۔ اور ہمیں اتنا بھی موقعہ نہ ملتا۔ کہ آپ تک اطلاع پہونچا سکتے۔ اول تو یوم التبلیغ کی وجہ سے اس دن احمدی آبادی کے ۹۹ فیصدی افراد صبح سویرے ہی قادیان سے باہر چلے گئے تھے۔ دوسرے انچارج صاحب چوکی دو تین سپاہیوں کے ساتھ احمدیوں کی حملہ آور "فوج" کے مقابلہ میں جو حفاظت کر سکتے تھے۔ وُہ بھی ظاہر تھی۔ لیکن باوجود اس کے یہ شور مچایا گیا۔ کہ احمدیوں کی فوج نے حملہ کر دیا تھا جس سے انچارج صاحب نے محفوظ رکھا۔

اخباروں میں غلط بیانیاں

یہی بات اخباروں میں شائع کرائی گئی۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" (۸۔ مارچ) میں اعلان کرایا گیا۔

قادیان کے مسلمانوں نے اپنے محلہ میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرنے کی تجویز کی جس پر قادیانیوں نے ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا۔ آج (۴ر مارچ) جب مسلمان مسجد بنا رہے تھے۔ تو مرزائیوں کی ڈنڈا فوج نے چند ذمہ دار شخصوں کی سرکردگی میں مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اگر انچارج صاحب انتظام نہ کرتے۔ تو سخت کشت و خون ہو جاتا۔

گویا بیرونجات میں بھی احمدیوں کے خلاف دُوسرے لوگوں کو اشتعال دلایا گیا۔ اور ساتھ ہی انچارج صاحب کے حُسن انتظام اور قابلیت کی تعریف کی گئی۔

خلاف قانون تعمیر کرنے والوں کی خودسری

اس قسم کی بے سروپا باتیں جب مجسٹریٹ صاحب علاقہ کے سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان کی گئیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ اسلام ہر قسم کے فساد سے روکتا۔ اور امن سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ آپ لوگ آپس میں صلح و اتفاق سے رہیں۔ اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے فساد پیدا ہو۔ میں کاغذات دیکھ کر اس معاملہ کا فیصلہ کر دوں گا۔ اس پر تعمیر کرنے والوں نے کہا۔ ہم اسی وقت بنیادیں بھرتے ہیں۔ یہ صورت دیکھ کر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا۔ جب تک ہم فیصلہ نہ کریں۔ کوئی یہاں ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اور سب انسپکٹر صاحب کو حکم دیا۔ کہ یہاں ایک کنسٹبل کا پہرہ لگا دیا جائے:

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کا رویہ کیسا خود سرانہ تھا۔ اور وہ مجسٹریٹ صاحب کے فیصلہ کا بھی انتظار نہیں کرنا چاہتے تھے۔ جو خاص طور پر اسی کام کے لئے بغیر کسی توقف کے موقعہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اگر ان لوگوں کو کسی اور طرف سے شہہ نہ ہوتی۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ وہ ایک حاکم مجاز کے سامنے ایسا رویہ اختیار کرتے جس کی وجہ سے حاکم موصوف کو پہرہ دار مقرر کرنے کا حکم دینا پڑتا۔ اور وہ شہہ مقامی پولیس کے سوا اور کس کی طرف سے ہو سکتی تھی؟

سب انسپکٹر صاحب علاقہ کے تار کے خلاف تار

پھر مجسٹریٹ صاحب نے جب بر سر موقعہ حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد دیکھا۔ کہ کسی قسم کے فساد اور جھگڑے کا قطعاً احتمال نہیں ہے۔ اور شیخ صالح محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس بھی تحقیقات کے بعد اسی نتیجہ پر پہونچے۔ تو سنا گیا ہے۔ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو بذریعہ تار اطلاع دے دی۔ کہ فساد کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ ایک ذمہ دار افسر کی طرف سے اطلاع تھی۔ جو اس نے موقعہ پر پہونچکر اور حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد دی تھی۔ لیکن جیسا کہ سنا گیا ہے۔ اس کو بے اثر بنانے کے لئے یہ کارروائی کی گئی۔ کہ بعض لوگوں کی طرف سے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو اس قسم کا تار دیا گیا۔ کہ فساد کا ابھی تک سخت خطرہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو خود آنا پڑا۔ کیونکہ متضاد تاروں کی وجہ سے ان کے لئے موقعہ پر پہونچے بغیر فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ پھر انہوں نے خود دیکھ لیا۔ کہ فساد کے متعلق جس خطرہ کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ وہ بالکل بے بنیاد تھا۔ سب انسپکٹر صاحب کے تار کے خلاف جو تار دیا گیا۔ ہمارے نزدیک اس میں بھی مقامی پولیس کا ہاتھ تھا۔ کیونکہ اس کی طرف سے پہلے جو اطلاع دی جا چکی تھی۔ وہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ اور سب انسپکٹر صاحب حلقہ کے آنے پر غلط ثابت ہو چکی تھی۔ اسے مزید تقویت دینے کے لئے ان لوگوں کی طرف سے تار دلا دیا گیا۔ جن کی مقامی پولیس پیٹھ ٹھونک رہی تھی:

باشندگانِ قادیان کے متعلق غلط رپورٹیں

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ افسرانِ بالا کو اس قسم کی رپورٹیں بھیجی جاتی ہیں۔ کہ قادیان کے مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں میں جماعت احمدیہ کے متعلق خوف اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ بے شک بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنی بعض اغراض کے پورے نہ ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کے اڈے چڑھ سکتے ہیں جو انہیں جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلا کر اپنی امداد کی توقع دلائیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ باقی مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کے احمدیوں کے ساتھ نہایت اچھے تعلقات ہیں۔ اور انہیں احمدیوں کے متعلق کسی قسم کی شکایت نہیں ہے۔ چند ایک لوگوں کو اپنا آلۂ کار بنا کر یہ ظاہر کرنا کہ قادیان کے تمام غیر احمدی باشندے ایسے ہی ہیں۔ سخت مغالطہ دہی بلکہ شرارت ہے:

افسرانِ بالا سے گزارش

اِن واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ مقامی پولیس کا رویہ امن قائم کرنے والا نہیں۔ بلکہ خواہ مخواہ فتنہ و فساد پیدا کر رہا ہے۔ اور جب قیامِ امن کے ذمہ دار سرکاری ملازم ایسا افسوسناک طرزِ عمل اختیار کر لیں۔ تو سوائے اس کے کیا چارہ رہ جاتا ہے۔ کہ افسرانِ بالا کو توجہ دلائی جائے۔ ہم جہاں یہ باتیں ضلع کے اعلےٰ افسران کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں۔ وہاں ہمیں سب انسپکٹر صاحب علاقہ سے بھی توقع ہے۔ کہ وہ مقامی پولیس کے جانب دارانہ رویّہ کی اصلاح کرنے میں اپنی قابلیت کا اظہار کریں گے:

زیادہ بچے پیدا کرنے کے متعلق آریوں کو مشورہ

آریہ اخبار "ملاپ" (۸۔ مارچ) نے پنجاب کے ہندوؤں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ کثرت سے بچے پیدا کر کے اپنی آبادی بڑھانے کی کوشش کریں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہندوؤں نے تو اپنی آبادی بڑھانے کی کبھی فکر ہی نہیں کی۔ لیکن اب جبکہ آبادی کا تناسب ملازمتوں اور عہدوں کا معیار بن گیا ہے۔ تو ہندوؤں کو بھی سوچنا پڑے گا۔ کہ انہیں اپنا رُخ بدلنا چاہئیے یا نہیں۔ ہندو جس طرف جھک جائیں۔ اسی طرف پرے کے پرے صاف کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ دولت کمانے کی طرف جھکے۔ اس میں سب کو مات کر دیا۔ یہ قابلیت اور علم و ہنر حاصل کرنے کی طرف جھکے۔ اس میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اب آبادی بڑھانے یا زیادہ بچے پیدا کرنے اور انہیں زندہ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ ہندو جب اس طرف جھکیں گے۔ تو وہ اس میدان میں بھی غیر ہندوؤں کو پیچھے چھوڑ جائیں گے۔ ہندوؤں کے صرف رجحان کو بدلنے کی ضرورت ہے ان کے وچار کا کانٹا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر غیر ہندو اس پہلو میں بھی ہندوؤں کو بڑھا ہوا پائیں گے"

اگر "ملاپ" اس تحریک کے ساتھ ہندوؤں کو یہ بھی بتا دیتا۔ کہ وہ کس صورت میں آبادی بڑھانے یا زیادہ بچے پیدا کر کے انہیں زندہ رکھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ تو جہاں ہندوؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کا طریق معلوم ہو جاتا۔ وہاں غیر ہندوؤں کو بھی پتہ لگ جاتا۔ کہ اس میدان میں ہندوؤں کے آگے بڑھ جانے کا دعوےٰ کہاں تک معقولیت پر مبنی ہے۔ لیکن افسوس کہ "ملاپ" نے اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور تعجب ہے۔ کہ اس طریقِ عمل کو پیش نہیں کیا۔ جو بانئے آریہ سماج نے زیادہ بچے پیدا کرنے کے متعلق تلقین کیا ہے۔ ممکن ہے۔ "ملاپ" کو اس کا پتہ نہ ہو۔ اس لئے اس کی آگاہی کے لئے مختصر طور پر ہم اس کا ذکر کئے دیتے ہیں:

سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں اولاد پیدا کرنے کے متعلق نہایت شرح و بسط سے ہدایات درج کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ایک عورت جو بیوہ ہو۔ یا جس کا خاوند بیمار ہونے کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ یا اس سے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ تو اسے چاہئیے۔ کہ گیارہ تک دوسرے مردوں سے خاوند بیوی کے تعلقات پیدا کرے۔ اسی طرح مرد کو یہ اجازت دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ رنڈوا ہو۔ یا اس کی بیوی کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ تو وہ گیارہ دوسری عورتوں سے تعلق پیدا کر کے اولاد حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"جیسے گیارہویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے" (ستیارتھ صفحہ ۱۳۶)

زیادہ بچے پیدا کرنے کا یہ ایک ایسا طریق ہے جس کا کوئی غیر ہندو مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر آریہ صاحبان اس پر عمل شروع کر دیں تو ممکن ہے۔ کہ زیادہ بچے پیدا کرنے میں کچھ ترقی کر سکیں۔ لیکن اس طرح ہاتھ دھو کر بچے پیدا کرنے کے پیچھے پڑ جانا اخلاق اور تمدنی تباہی کو دعوت دینے کے علاوہ یوں بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سوامی دیانند جنہوں نے بچے پیدا کرنے کے لئے اتنی وسعت رکھدی ہے۔ وہ یہ بھی فرما گئے ہیں۔ کہ

"زیادہ بچے پیدا کرنے سے اولاد کمزور۔ کم عقل۔ کم عمر ہوتی ہے۔ اور عورت و مرد بھی کمزور۔ کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت دکھ پاتے ہیں" (ستیارتھ صفحہ ۱۳۲)

پس اگر آریہ صاحبان شرم و حجاب کو بالائے طاق رکھ کر زیادہ بچے پیدا کرنے کے شوق میں اپنے سوامی کے بتائے ہوئے طریقِ عمل کو جاری بھی کر دیں۔ اور بچوں کو زندہ رکھنے میں بھی کامیاب ہو جائیں۔ تو اس قسم کی اولاد انہی صفات کی حامل ہو گی۔ جن کا سوامی جی کے الفاظ میں اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ لہذا آریوں کو سوچ سمجھ کر اس میدان میں قدم رکھنا چاہئیے:

نیوگ کی تعلیم کو اس وقت تک آریہ صاحبان اعتقادی رنگ میں ماننے چلے آئے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی طرف وہ رُخ نہیں کر سکے اب ممکن ہے سیاسی حقوق حاصل کرنے کے لئے زیادہ بچے پیدا کرنے کے خیال سے نیوگ پر کھلم کھلا بھی عمل شروع کر دیں۔ مگر یاد رکھیں۔ یہ سودا انہیں بہت مہنگا پڑیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی اور عیسائی جہان

آسمانی نعمت کے نزول کی علامات

جس طرح عالم جسمانیت میں خدا تعالےٰ کی یہ کریمانہ اور حیمانہ سنت جاری ہے۔ کہ جب وہ دنیا میں رحمت بھیجنا چاہتا ہے۔ تو اس سے قبل بعض ایسی علامات اور نشانات ظاہر فرما دیتا ہے۔ جو اس آنے والی رحمت کے متعلق عام خوشخبری پھیلا کر لوگوں کے دلوں کو سرور اور انبساط سے بھر دیتے ہیں مثلاً بارش سے قبل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلکر اور فضائے آسمانی پر بادلوں کے دلکش نظارے ظاہر ہو کر بارش کی آمد کا پتہ دیتے ہیں۔ اسی طرح عالم روحانیت میں کسی نبی یا رسول کی بعثت سے قبل دنیا میں اس قسم کے حالات انقلابات اور کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر طبیعتوں میں ایک حرکت اور روحوں میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور لطافت اور روحانیت سے علاقہ رکھنے والے دل محسوس کر لیتے ہیں۔ کہ آسمان سے کسی عظیم الشان روحانی نعمت کا نزول ہونے والا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اپنے گذشتہ مامورین کی معرفت بعض ایسی علامات اور نشانات بھی مخصوص فرما دیتا ہے جن کے رونما ہونے پر سعید روحیں فوراً اس آنے والی رحمت کو شناخت کر لیتی ہیں :

حضرت مسیح کی آمد کے نشانات

حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق انجیل میں بڑی شدومد کے ساتھ پیشگوئی درج ہے۔ اور بہت سی ایسی علامات اور نشانات بتائے گئے ہیں جن کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کے پورا ہونے پر حضرت مسیح کا ظہور پر نور ہو گا۔ ان نشانات میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں :

"تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہو گا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کریگی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے۔ اور بھونچال آئیں گے" (متی باب ۲۴)

پھر یروشلم کی تباہی کی پیشگوئی کے ذکر کے بعد اسی باب کی آیت ۲۹ میں لکھا ہے :

"فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گر یں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی" :

حضرت مسیح کا انتظار کرنیوالوں پر افسوس

دنیا کی تاریخ زمانہ کے حالات اور واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ یہ اور دیگر تمام علامتیں جو انجیل میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق مرقوم ہیں۔ وہ سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ اور ان کے پورا ہو جانے پر بہت سے نامور مسیحی علماء فضلاء اور دیگر محققین گواہ ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ قبل بڑے زور وشور سے مسیحی دنیا میں اس امر کا چرچا ہوتا تھا۔ اور ان کے مذہبی پیشوا اور راہ نما نہایت مسرت آمیز لہجوں کے ساتھ اہل دنیا کو یہ خوشخبری سناتے تھے۔ کہ چونکہ وہ تمام نشانات اور پیشگوئیاں جو انجیل میں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق مرقوم ہیں لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے اے لوگو ہوشیار ہو جاؤ۔ خوشی اور مسرت سے اچھلو۔ اور باغ باغ ہو جاؤ۔ کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح اپنے مقدس وعدوں کے مطابق دنیا میں عنقریب ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ بلکہ وہ دروازہ تک پہنچ چکا ہے۔ صرف اندر قدم رکھنے کی دیر ہے۔ مگر افسوس صد افسوس مسیحیوں پر۔ کہ جب خدا کا وہ جلیل القدر مسیح عین ضرورت کے وقت اناجیل اور دیگر صحائف مقدسہ کی بیان کردہ پیشگوئیوں اور علامات کے عین مطابق سرزمین قادیان میں اپنی روحانی شوکت اور آسمانی جلال کو لے کر نمودار ہوا اور اس نے اپنی زبردست روحانی طاقت اور روح القدس کی مدد سے موجودہ عیسائی دنیا کی غلط روی اور بد اعتقادی کو طشت ازبام کرتے ہوئے ان کو حقیقی نجات کی طرف بلایا۔ تو اس کا انہوں نے وہی جواب دیا۔ جو دنیا کے نااہل ہمیشہ سے خدا تعالےٰ کے ماموروں نبیوں اور رسولوں کو دیتے رہے ہیں۔ مگر ایک وقت آتا ہے۔ اور عنقریب آتا ہے۔ کہ دنیا دیوانہ وار لبیک لبیک کہتی ہوئی خدا کے اس پیارے کی طرف دوڑے گی۔ اس چشمہ کی طرف لپکے گی۔ جو خدا کے مسیحؑ کے ہاتھوں اس زمانہ میں جاری ہوا۔ اور اس کے حیات بخش پانی کے گھونٹ پی کر اپنی روحانی تشنگی بجھائے گی :

ایک پادری صاحب کی شہادت

ان عیسائیوں میں سے جنہوں نے مسیح آرہا ہے کے مسرت آمیز ترانوں سے دنیا کو بھر دیا تھا۔ ایک صاحب پادری James Edison White (جیمس ایڈیسن وائٹ) ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۰۳ء میں اپنی ایک تصنیف بنام The Coming King (آنے والا بادشاہ) کے ذریعہ اس امر کے متعلق اہل دنیا کو بشارت دی۔ اور نہایت شرح اور بسط کے ساتھ اناجیل کی پیشگوئیوں اور روئے زمین کے بڑے بڑے اہم واقعات پر بحث کر کے اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی زمانہ ہے

پادری صاحب موصوف کی مذکورہ بالا کتاب میں سے چند ایک اقتباسات ناظرین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ ان سے تین امور واضح ہوں گے۔ اول یہ کہ مسیح کی آمد ثانی کے مسئلہ کو عیسائی مذہبی دنیا میں کس قدر اہمیت اور عظمت حاصل ہے۔ دوم یہ کہ یہ مسئلہ کس طرح ہمیشہ سے عیسائیوں کے مذہبی خیالات اور جذبات کا مرکز رہا ہے۔ سوم یہ کہ آج سے سالہا سال پہلے کس صفائی کے ساتھ مسیحی دانشمند اس حقیقت کو مان رہے تھے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کے اپنے اقوال کے مطابق اس کی رجعت کا یہی زمانہ ہے :

حضرت مسیح کی آمد کا انتظار

چنانچہ پادری صاحب موصوف اپنی کتاب کے صفحہ ۲۶ پر مسیح کے نزول ثانی کے مسئلہ کی اہمیت کے متعلق رقمطراز ہیں

"بعض کے نزدیک مسیح کے نزول ثانی کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر ہمیں چنداں توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ کہ اس سربستہ راز کا علم صرف خداوند کو ہے۔ اور یہ کہ خداوند مسیح رات کو چور کی مانند آئے گا۔ خواہ ایک سال میں آئے۔ یا آج سے بعد ہزار سال کے دوران میں۔ اگر یہ بات ان لوگوں کی صحیح ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ ہمارے نجات دہندہ نے کیوں اپنی بعثت ثانی کے متعلق اس قدر بین تفصیلات بیان کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی۔ اور کیوں اس نے اس قدر صاف واضح اور یقینی علامات اور نشانات کا ہمیں علم دیا۔ کہ تا جن کے پورا ہو جانے پر یہ امر منکشف ہو جائے۔ کیا اب اس کی آمد کے دن قریب ہیں۔ اور اس قدر قریب ہیں۔ کہ گویا وہ دروازہ تک پہنچ چکا ہے۔ صرف اندر قدم رکھنے کی دیر ہے۔ اگر ہمیں اس اہم واقعہ کے متعلق جس کے ساتھ ہمیں اس قدر گہرا تعلق ہے صحیح علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اس سے لازماً دو نتائج نکل سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہ نجات دہندہ نے اپنے حواریوں کو ایک مضمون کی ان تفصیلات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ جو اسے کرنی نہیں چاہیئے تھی۔ یا یہ کہ وہ اس معاملہ کی ایسی طرز سے تشریح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ کہ جس سے لوگ اس کو اچھی طرح سمجھ سکتے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ یہ دونوں نتائج غلط ہیں۔ اور ہم ان میں سے کسی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پس ہم مجبور ہیں اس امر پر خلوص دل کے ساتھ یقین رکھنے کے لئے کہ خداوند مسیح کے نزدیک یہ مضمون نہایت اہم ہے۔ اور اس کا منشا ہے۔ کہ ہم اس کو ذہن نشین کریں"

"خداوند نے زمین پر رونما ہونے والے تمام واقعات کا نہایت مفصل اور مشرح طور پر ہمیں علم دیا ہے۔ اور ان یقینی نشانات سے صحیح اور واضح طور پر ہمیں آگاہ کیا ہے۔ جو یہ ظاہر کرنے کے لئے رونما ہوں گے۔ کہ اب اس کی بعثت کے دن بالکل قریب ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُڈ اگرچہ ہمیں اس کی آمد کے خاص دن اور خاص گھڑی کا علم نہ ہو تاہم ہمارا سارا علم اس بارہ میں ایسا صحیح اور یقینی ہے۔ کہ ہم اس خاص گھڑی کو مشاہدہ کرتے ہوئے سرور بھرے دل کے ساتھ نہ کہ غم کی حالت میں اپنے بادشاہ کے استقبال کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

آمد ثانی کی اہمیت

پھر صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے

"بائیبل مقدس کی کوئی سچائی ایسی نہیں جس کو اس قدر اہمیت دی گئی ہے جس قدر مسیح کے نزول ثانی کے مسئلہ کو دی گئی ہے۔ عہد جدید خاص طور پر اس مسئلہ پر نہایت فصاحت و بلاغت سے روشنی ڈال رہی ہے۔ تین سو سے زائد آیات اس مسئلہ کے متعلق اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس مسئلہ کو اس قدر اہمیت دینے کی بین ایک وجہ ہے۔ وہ یہ کہ مسیح کی دوبارہ آمد عیسائی دنیا کی تمام امیدوں کا انتہائی نقطہ ہے۔ بائیبل مقدس میں ہمارے سامنے اور بھی بہت ساری امیدیں رکھی گئی ہیں۔ لیکن مسیح کے آنے کی امید تمام امیدوں کا سرتاج ہے۔ اس کے اندر باقی تمام امیدیں آجاتی ہیں۔

پھر پادری صاحب صفحہ ۲۹ پر یوں رقمطراز ہیں۔

"یہ بات ثابت ہے۔ کہ ہماری از سر نو زندگی ہماری قضا سے نجات۔ اور خداوند سے وصال۔ ہمارا تاج اور ہمارا ورثہ سب کچھ ہمیں یسوع مسیح کی واپسی پر ہی ملے گا۔ اور اس واپسی پر ہی ہماری تمام امیدوں کا دارومدار ہے۔ پس مسیح کا دوبارہ آنا کس قدر اہم چیز ہے اگر وہ نہ آئے۔ تو ہماری تمام امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔ لیکن ایسا نہیں ہوگا"

پھر صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

"ہمارا آقا جانتا تھا۔ کہ اس کے نزول ثانی کے مسئلہ برحق کے متعلق لوگوں میں غلط فہمی ہوگی۔ باقی تمام مضامین سے بڑھ کر یہی وہ ایک واحد مضمون ہے۔ جس کے متعلق "دشمن ارواح" چاہتا ہے۔ کہ وہ دنیا پر ظاہر نہ ہو لیکن خداوند کے نزول ثانی کے ہر ایک وعدہ کے اس دشمن کی نامرادی کی گھنٹی بجتی ہوئی صاف سنائی دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں نجات دہندہ کی قریب ترین آمد کے متعلق جو حقائق بائیبل نے بیان کئے ہیں۔ ان کے کھلم کھلا اعلان اور تشہیر سے بڑھ کر اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جس سے لوگوں کے دل خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ اور جوان کی روحوں کو یسوع مسیح کے آستانہ پر گرا دے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ شیطان اپنی مقدور بھر کوشش کرے گا۔ کہ لوگوں کی آنکھوں کو اندھا کر دے۔ تا وہ اس سچائی کو نہ دیکھ سکیں۔ اور ان کی توجہ کو ان تمام واقعات سے ہٹا دے۔ جو اس سچائی کے اردگرد مجتمع ہیں۔

آمد کے نشانات

پھر نشانات کے بارے میں پادری صاحب موصوف صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"لیکن شیطان کا ایک بہت بڑا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو تھپک تھپک کر سلا دے۔ تاکہ نشان اور خدا کے خادموں کے انذاری پیغام موجودہ زمانہ کے لوگوں پر اس سے زیادہ اثر پیدا نہ کر سکیں۔ جتنا کہ طوفان سے پہلے نوح کے وعظ و نصیحت نے اس وقت کے لوگوں پر کیا تھا"

"خداوند کی جلد تشریف آوری کا پیغام ایک پر ہیبت اور ضروری پیغام ہے۔ اور اگر ہم کسی دھوکے میں آکر ٹھوکر کھا گئے۔ تو اس کا نتیجہ ایسا ہی مہلک ہوگا۔ جیسا کہ ان گمراہ لوگوں کے لئے ہوا تھا۔ جو طوفان کے پانیوں کے اندر پھنس کر غرقاب ہو گئے تھے"

جو نشانات ہمارے نجات دہندہ نے بتائے تھے۔ ان کے بتانے کی غرض ہی یہی تھی۔ کہ لوگ اس کی آمد کے دنوں کو پہچان لیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثال سے معلوم ہوتا ہے

"اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی۔ اور پتے نکلتے ہیں تم جان لیتے ہو۔ کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم ان سب باتوں کو دیکھو۔ تو جان لو۔ کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہے"۔ (متی باب ۲۴ آیت ۳۲-۳۳)

جب درخت اپنی کونپلیں اور پتے نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو ہم جان لیتے ہیں۔ کہ موسم گرما نزدیک ہے۔ کوئی شخص اس کا انکار نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ ایک یقینی علامت ہے۔ خداوند ان لوگوں کو جن کے دلوں میں اس انتباہ کی کافی وقعت اور عزت ہے۔ فرماتا ہے کہ یہ نشانات جو میں نے بتائے ہیں۔ اس امر کے اظہار کے لئے کہ میرا آنا قریب ہے۔ بلکہ قریب ترین ہے۔ ویسے ہی یقینی شاہد ہے۔

موسم بہار کے شگوفے موسم گرما کی نزدیکی کی یقینی علامت ہیں اور کوئی شخص اس پر شک نہیں کرتا۔ پھر کیوں ہم خداوند کی آمد کے دنوں کے بالکل نزدیک ہونے کے متعلق شک کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ علامات جو اس نے بتائے تھے۔ سب کے سب ہمارے اردگرد پورے ہو چکے ہیں۔

نشانات پورے ہوگئے

پھر انہی صفحات پر آگے چلکر فرماتے ہیں

"مذکورہ بالا نشانات جن کا مقصد اس امر کی گواہی دینا تھا۔ کہ مسیح کے ظہور کی ساعت نہایت قریب ہے۔ سورج میں بھی ظاہر ہوئے۔ چاند میں بھی۔ ستاروں میں بھی اور دنیا کی اقوام میں بے چینی کے رنگ میں بھی۔ ان نشانات کا ظہور خداوند یسوع مسیح کے زمانہ میں نہیں ہوا۔ اور نہ نبیوں کی زندگیوں میں ان کا پورا ہونا اس وقت کے لئے مقدر تھا۔ جبکہ دنیا میں انسان کی آخری نسل پیدا ہو۔ اب صرف وہ لوگ جنہوں نے ان نشانات کو پورے ہوتے دیکھا۔ خداوند کی اس مثال کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ وہی لوگ ہیں۔ جو آخری دنوں میں پیدا ہوئے۔ اور جنہوں نے ان نشانات کے ظہور میں یسوع مسیح کے کلمات کو پورا ہوتے دیکھ کر یقین کر لیا۔ کہ اب اس کی آمد کے دن نزدیک ہیں۔ اور اس کے استقبال کے لئے ہمہ تن تیار ہو گئے"

پھر صفحہ ۲۴۶ - ۲۴۷ پر نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس کتاب کے گذشتہ اسباق میں ان نشانات کے لفظ بلفظ پورا ہو جانے کا ذکر ہو چکا ہے جن کے متعلق خداوند نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ لیکن دنیا ان کی لرزہ خیز اہمیت سے ابھی تک بے خبر اور خواب غفلت میں سوئی پڑی معلوم ہوتی ہے موجودہ نسل کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ کس طرح آسمان ان الہٰی نشانات کے جلال سے چمک اٹھا۔ جن کے متعلق خداوند نے فرمایا تھا۔ کہ وہ دنیا میں اس بات کی عام منادی اور تشہیر کرنے کے لئے ظاہر ہوں گے۔ اور دنیا کا خاتمہ اب نزدیک ہے۔ اور یہ کہ ان نشانات سے اگلا واقعہ خالق اور نجات دہندہ کی دنیا میں تشریف آوری ہوگی"۔

مسیحی دوستوں سے گزارش

ان چند ایک اقتباسات پر ہی کفایت کی جاتی ہے۔ گو فاضل مصنف نے اپنی ضخیم کتاب میں دنیا کے جن اہم ترین طبعی سیاسی اور تمدنی واقعات کو لے کر انجیل کی ہر پیشگوئی دربارہ ظہور مسیح موعود کا پورا ہونا ثابت کیا ہے۔ وہ بہت دلچسپ اور حیرت انگیز ہیں۔ لیکن ان کا اس جگہ مختصراً اور اشارۃً ذکر بھی موجب طوالت ہوگا۔ اس لئے ان کے بیان کو کسی اور موقعہ پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ ہاں اپنے مسیحی دوستوں کی خدمت میں اس قدر عرض کرتا ہے۔ کہ وہ خدارا اپنی اس عقیدت اور محبت کو جو ان کو حضرت مسیح کے ساتھ ہے۔ اپنے مونہہ کے لفظوں تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ اس کو اپنے قلوب کی گہرائیوں تک پہنچائیں اور ان کلمات کو حقیقی قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ جو حضرت مسیح کے مونہہ سے نکلے۔ اور اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ وہ کلمات اور پیشگوئیاں آپ کو کیا بتاتی ہیں۔ یہی کہ خدا کا وہ نورانی مسیح اپنے مقدس وعدوں کے مطابق دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اب آپ لوگوں کا کام ہے۔ کہ اس کی طرف دوڑو۔ اور اس کی آسمانی بادشاہت میں داخل ہو کر حقیقی اور دائمی زندگی کے وارث ہو۔ مبارک ہیں وہ جو روحانی آنکھ رکھتے ہیں۔ کہ وہی اس نور کو دیکھ سکیں گے۔

(خاکسار سعادت علی احمدی از لاہور)

ادارۂ الفضل

چشم دنیا سے نہاں بھی ظاہر و باہر بھی ہیں۔
ہیں رحیم آپس میں پر کفار پر قاہر بھی ہیں۔
صحبت آنکا میں رہ کر سب غلامانِ نبیؐ۔
صابر و شاکر بھی ہیں اور طیب و طاہر بھی ہیں۔
(حسن رہتاسی)

زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور "اخبار مدینہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراضات کے جوابات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلزلہ بہار کے متعلق پیشگوئی پر بجنور کے اخبار مدینہ نے جو اعتراضات کئے تھے ان کے جواب ایک گذشتہ پرچہ میں دیئے گئے تھے۔ ۲۵ فروری کی اشاعت میں مدینہ نے ان پر جرح کی ہے۔ اس مضمون میں اسی کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

الفضل کو "الفضلہ" لکھنا

"الفضل" کے لفظ کو جو قرآن پاک کی آیت کا ایک جزو ہے۔ "الفضلہ" لکھ کر مدینہ نے جس شرافت کا ثبوت دیا تھا۔ اس کے متعلق ہم نے قرآن کریم کے صریح ارشاد ولا تنابزوا بالالقاب کی طرف اس کی توجہ منعطف کرائی تھی۔ اس کے متعلق وہ لکھتا ہے:۔

"الفضل نے سب سے پہلے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ ہم نے الفضل کو الفضلہ کیوں کہا۔ اس کے نزدیک یہ طرز خطاب ولا تنابزوا بالالقاب کے منافی ہے۔ لیکن اگر الفضل اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھیگا۔ تو اس ادبی اور بذلہ سنجانہ پھبتی سے زیادہ کروہ تنابز بالالقاب کی مثالیں اسے اپنے ہی گھر میں مل جائیں گی۔ مثلاً لاہوری جماعت کو گوبمی اور شلغم۔ سڑے ہوئے بتانا منکرین کو اولاد البغایا قرار دینا اور سؤروں اور کتوں سے تشبیہ دینا ہر اعتبار سے الفضل کو الفضلہ کہنے سے زیادہ کریہ اور پستی فطرت کا ثبوت دیتا ہے"

مدینہ کی بذلہ سنجی

مدینہ کو اپنے معاصرین سے یہ عام شکایت ہے۔ کہ وہ اس کی بذلہ سنجیوں کی داد نہیں دیتے۔ چنانچہ ۲۱ فروری کے پرچہ میں اس نے اس بات کا رونا رویا۔ کہ معاصر "اتحاد" پٹنہ کے ادارہ میں کوئی "حریف بذلہ نہیں ہے۔" اور ۲۵ فروری کی اشاعت میں اسے الفضل کے متعلق یہ شکایت کرنے کا موقعہ پیش آگیا۔ کہ اس کی ادبی اور بذلہ سنجانہ پھبتی کی داد نہیں دی گئی۔ اس پھبتی کی ادبی حیثیت تو لفظ "بذلہ" کی املا سے ہی ظاہر ہے۔ باقی رہا بذلہ سنجانہ پہلو سو اس کے متعلق "مدیر مدینہ" کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے لئے بھی تہذیب و شرافت اتنی ہی ضروری ہے جتنی اور باتوں کے لئے بلکہ کچھ زیادہ ہی کیونکہ بذلہ سنجی اس قدر بدنام اور پامال ہو چکی ہے۔ کہ اوباش سے اوباش لوگ سوقیانہ اور حد درجہ شرمناک گفتگو کو بھی بذلہ سنجی ہی قرار دیتے ہیں۔ اور اگر نام بگاڑنے کو ہی بذلہ سنجی کہا جاتا ہے۔ تو قبل اس کے کہ مدینہ ہم سے اس ادبی اور بذلہ سنجانہ "پھبتی" کی داد طلب کرے۔ اسے خود مدینہ کو "نامدینہ" کہنے والوں اور "عزیز" کو "عزیزہ" بنا دینے والوں کی پھبتی کی داد دینی چاہیئے۔ باقی اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تنابز بالالقاب اور چیز ہے۔ اور مذہبی عقیدہ کی بناء پر کسی کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا اور۔ اخلاقی اور روحانی حالت کے پیش نظر کسی چیز سے اس کی مماثلت ظاہر کرنا اور بات۔ اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مدینہ کا قول اور فعل

"ہندوستان کو بے وقوفوں کا ملک" قرار دینے پر مدیر مدینہ کو اعتراض ہے جس کی وجہ اس نے یہ پیش کی ہے۔ کہ یہ ملک "ڈیڑھ سو سال سے" غلامی کی مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور ہمارے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ "بیچارے الفضلہ کو کیا معلوم اس کا تو مذہبی عقیدہ ہی یہ ہے۔ کہ دجال کو اولوالامر کہو۔ اور اس کی اطاعت کو منصوص قرار دیتے رہو" ہمارا قطعاً یہ عقیدہ نہیں۔ کہ دجال کو اولوالامر کہو۔ بلکہ ہم تو اسلامی تعلیم کے ماتحت حکومت وقت کی اطاعت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مدینہ اسے خواہ کسی شکل میں پیش کرے۔ اسے یہ تو اعتراف ہے کہ ہم جو عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں لیکن کیا مدینہ اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھیگا۔ کہ اس کے عقیدہ اور عمل میں کس قدر اختلاف ہے۔ اور یہ انتہائی بے غیرتی۔ بزدلی اور جبن کی دلیل نہیں ہے۔ اگر مدینہ کے نزدیک موجودہ حکومت کی اطاعت گناہ ہے۔ تو وہ کیوں اپنے عمل سے اس گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اور اس کے احکام کی پابندی اپنے لئے فرض سمجھتا ہے۔ اور کیوں اپنے عقیدہ پر عمل نہیں کرتا۔

مسلمانوں کی تلوار کی صورت میں کفار پر عذاب

مدینہ کے اس اعتراض کے جواب میں کہ زلزلہ کی وجہ سے ایک احمدی کی وفات واقع ہوئی ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ بدر اور دیگر غزوات میں کفار مکہ پر جو عذاب آیا۔ اس میں مسلمان بھی شہید ہوئے تھے۔ اگر ان کی شہادت ان نشانات کو مشتبہ نہیں کر سکتی۔ تو زلزلہ میں ایک احمدی کے شہید ہو جانے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عظیم الشان نشان کس طرح نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ مدینہ کو ان جنگوں میں کفار کی ہلاکت کو ان کے لئے عذاب ہونے میں کلام ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ

"الفضل نے دعوے یہ کیا۔ کہ کفار عرب اور قریش پر اللہ تعالےٰ کا عذاب مسلمانوں کی تلوار کی صورت میں نازل ہوا تھا۔ اور دلیل یہ دی ہے۔ کہ اس امر سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ اکبر۔ ہم انتہائی افسوس کے ساتھ عرض کریں گے۔ کہ قادیانی جماعت کی یہی قلت فہم اور قصور تدبر ساری خرابی اور گمراہی کی جڑ ہے" وغیرہ وغیرہ من الخرافات۔

حالانکہ مدینہ نے خود اسلامی و قرآنی تعلیمات سے افسوسناک لاعلمی کا ثبوت پیش کیا ہے۔

سورۂ توبہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مومنین شاہ رفیع الدین صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں

"لڑو ان سے کہ عذاب کرے ان کو اللہ ساتھ ہاتھوں تمہارے کے اور رسوا کرے ان کو اور مدد دے تم کو اوپر ان کے اور شفا دیوے سینہ قوم ایمان والی کے کو"

اور نواب صدیق الحسن خان صاحب اپنے ترجمان القرآن میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "مراد اول بدایت سے دن بدر کا ہے"

پھر لکھتے ہیں:۔

"پھر مومنوں کو عزیمت دلائی شرعیت جہاد کی۔ کہ باوجود اس کے کہ ہم ہلاک اعداء پر قدرت رکھتے ہیں۔ چاہیں تو ایک دم میں سب کو خاک سیاہ کر دیں۔ لیکن مصلحت یہی ہے۔ کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے عذاب اور رسوائی میں پڑیں۔ اور تم فتح یاب ہو کر اپنا جی ٹھنڈا کرو"

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذا اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیاءً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وانزل جنوداً لم تروھا وعذب الذین کفروا وذالک جزاء الکافرین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ آیت بھی صاف ظاہر کر رہی ہے۔ کہ جنگ حنین میں کفار کو مسلمانوں کی تلواروں سے جو نقصان اٹھانا پڑا۔ اسے خدا تعالیٰ نے ان کے لئے عذاب قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے سکینت نازل کی۔ اور ایسے لشکروں سے ان کی امداد کی۔ جنہیں وہ دیکھ نہ سکتے تھے اور اس کے بالمقابل کفار کو عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ ان الفاظ کی موجودگی میں جنگ حنین کے کفار کے لئے عذاب ہونے کا انکار ایسا شخص ہرگز نہیں کر سکتا۔ جو قرآن پر ایمان رکھتا ہو۔

ان دو آیات سے مدینہ کو اپنی غلطی کا بخوبی احساس ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ ضد کو چھوڑ کر غور سے کام لے۔

عذاب الٰہی اور مدینہ کی لایعنی موشگافیاں

مدینہ اپنی ہمہ دانی اور دوربینی کے زعم میں ہمارے متعلق لکھتا ہے۔

"ان کی کوتاہ نظریں اس حقیقت تک نہ پہونچ سکیں۔ کہ عذاب الٰہی بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔ اول وہ جو خالصتاً مظاہر قدرت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور انسانی ہاتھوں کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ اور دوسرا وہ جو اسباب ظاہری سے تعلق رکھتا ہے۔ اول الذکر میں کفر و اسلام کو قطعی طور پر ممیز کر دیا جاتا ہے۔ اور موخر الذکر عوارض کے اعتبار سے نہیں بلکہ نتائج کے اعتبار سے اپنا اثر دکھاتا ہے"

اسے "بنیادی اصل" قرار دیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "عذاب الٰہی نے کبھی کسی مومن کو نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ قدرت کاملہ نے ہر مومن کو صاف طریق پر بچا لیا ہے"

مقصد آپ کا یہ ہے کہ جس عذاب میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہیں ہوتا۔ اور خالصتہً وہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں کوئی مومن مبتلا نہیں کیا جاتا۔

عذاب طاعون

اس بارہ میں عرض ہے۔ کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ طاعون عذاب الٰہی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ عن اسامة قال رسول الله صلعم ان هذا الطاعون رجز سلط على من كان قبلكم وعلى بنی اسرائیل۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلوں یا بنی اسرائیل پر مسلط ہوا۔ پھر آتا ہے۔ کہ ان رجلا سأل سعد بن ابی وقاص عن الطاعون فقال اسامة بن زید انا اخبرك به قال رسول الله صلعم هو عذاب او رجز ارسله الله على طائفة من بنی اسرائیل (صحیح مسلم باب الطاعون) یعنی ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے طاعون کے بارہ میں پوچھا۔ تو اسامہ بن زید نے کہا۔ میں بتاتا ہوں رسول اللہ نے فرمایا یہ عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا

طاعون سے جلیل القدر صحابہ کی وفات

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ثابت ہے۔ کہ طاعون ایک ایسا عذاب ہے۔ جو خالصتاً مظاہر قدرت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس میں انسانی ہاتھوں کو دخل نہیں ہوتا۔ اور تاریخ اسلام سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے۔ کہ طاعون سے ہزاروں مسلمان جن میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ بھی شامل تھے۔ فوت ہو گئے۔ ممکن ہے۔ کہ "مدینہ" اس حقیقت سے بھی ناآشنا ہو۔ اس لئے ذیل کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ مولانا شبلی اپنی مشہور تصنیف الفاروق کے حصہ اول پر اسی وباء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "۲۵ ہزار مسلمان جو آدھی دنیا کے فتح کرنیکے لئے کافی ہو سکتے تھے۔ موت کے مہمان ہو چکے تھے۔ ان میں ابو عبیدہ۔ معاذ بن جبل۔ یزید بن ابی سفیان۔ حارث بن ہشام۔ سہیل بن عمرو۔ عتبہ بن سہیل بڑے بڑے درجہ کے لوگ تھے"

پس جب کہ یہ ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طاعون کو عذاب قرار دیا ہے۔ اور یہ ایسا عذاب ہے جس میں انسانی ہاتھوں کا مطلق دخل نہیں۔ اور پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ بعض جلیل القدر صحابہ کی وفات بھی طاعون کے ذریعہ ہوئی۔ تو مدینہ کی یہ بات بالکل باطل ہو گئی۔ کہ "عذاب الٰہی نے کبھی کسی مومن کو نقصان نہیں پہنچایا۔ بلکہ قدرت کاملہ نے ہر مومن کو صاف طریق پر بچا لیا" بے شک مومن اسے عذاب نہیں سمجھتے نہ ان کے لئے وہ عذاب ہوتا ہے۔ لیکن عام قانون قدرت کے ماتحت ان میں سے بھی بعض تک اس کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ پس جب طاعون کے ذریعہ ۲۵ ہزار صحابی فوت ہو گئے۔ حالانکہ وہ ایک ایسا عذاب ہے۔ جو "خالصتاً مظاہر قدرت سے متعلق ہوتا ہے" اور پھر ان فوت ہونے والوں میں بڑے بڑے بلند مرتبت صحابہ بھی تھے۔ تو زلزلہ کے باعث اس قدر وسیع رقبہ میں ایک احمدی کی ہلاکت پر مدینہ کی طرف سے اس قدر طوفان بد تمیزی بپا ہونا یقیناً اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ علوم اسلامیہ بلکہ تاریخ اسلامی تک سے بھی نابلد اور کورا ہے۔

مدینہ کا بے بنیاد دعویٰ

اپنے خود ساختہ اصل کی تائید میں مدینہ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "طوفان نوح۔ عاد و ثمود کی تباہی۔ قوم لوط کی بربادی اصحٰب الایکہ کی ہلاکت اور قوم فرعون کی غرقابی کی تمام جزئیات کو ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کو قطعی طور پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان عذابوں میں ایک مومن متنفس بھی ضائع نہیں کیا" "مدینہ" نے ہمیں ان عذابوں کی "جزئیات" کے ملاحظہ کا مشورہ دیا ہے۔ لیکن ہم اس سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ مہربانی کر کے مستند "جزئیات" مہیا کر دے۔ کیونکہ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ ان کی جزئیات اور تفصیلات معدوم ہیں۔ پس اگر وہ صحیح جزئیات مہیا نہ کر سکے۔ اور نہیں کر سکتا۔ تو اسے سوچ لینا چاہیئے۔ کہ محض قیاس آرائی کے مقابلہ میں قرآن پاک کی صریح اور صاف آیات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو ترک کرنا شیوۂ دیانت و ایمانداری سے بالکل بعید ہے۔ جب ہم قرآن پاک سے یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کفار پر جو عذاب جنگ کی صورت میں آیا۔ اس سے مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچا۔ اور طاعون سے مسلمان بھی شہید ہوئے۔ تو ایسی صاف اور واضح باتوں کو چھوڑ کر مدینہ کا ایسے واقعات کی طرف جانا جن کی تفصیلات کا نہ اسے علم ہے۔ اور نہ کسی اور کو بالکل بے ہودہ اور لغو امر ہے۔ (باقی)

ہندو صاحبان اور عظمت گائے

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر عموماً ہندو اور آریہ صاحبان گائے کی قربانی پر مسلمانوں سے خواہ مخواہ الجھتے ہیں۔ حالانکہ یہی گائیں روز مرہ ذبح ہوتی ہیں۔ یہاں تک بعض شہروں میں گائے کے گوشت کی فروختگی کا عام بازاروں میں رواج ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس موقعہ پر ہمارے وطنی بھائی ایک جانور کی قربانی پر کیوں اس قدر جوش دکھلاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر اگر محققانہ نظر ڈالی جائے۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ قدیم ہندوؤں میں ایسی قربانیوں کا رواج تھا۔ بلکہ مذہبی طور پر وہ ایسی قربانی کرنا باعث سعادت سمجھتے تھے۔ اس وقت علاوہ دوسرے جانوروں کے گھوڑے کی قربانی ایک خاص اہمیت رکھتی تھی۔ اور گائے کو اس زمانہ میں ادنیٰ درجہ حاصل تھا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "قدیم زمانے میں دیوتاؤں کے نام پر گھوڑے کی قربانی چڑھانا بہت متبرک کام سمجھا جاتا تھا ...... جب گھوڑے کی قربانی کا وقت آتا۔ تو اس کو عطریات سونگھاتے اور ایک ہزار جواہر کی مالا سونے کی تاروں میں پرو کے اسے پہناتے۔ ایک دوشالہ گھی میں تر کر کے فرش کرتے۔ اس کے اوپر چڑا اور اس کے اوپر طلا کا زرین پوش بچھاتے۔ اور یہاں گھوڑے کی قربانی کرتے۔ جب وہ دم توڑنے لگتا۔ اس وقت بعض گھسے جاتے سات بار ایک عورت اس کے ارد گرد پھرتی پھر اس کو اور مردہ گھوڑے کو مل کر اڑھاتے اور پوجاری دونوں کی تعریف میں بھجن گاتے۔ اس کے بعد گھوڑے کی کھال کھینچی جاتی۔ اس وقت لوریں گیت گائیں۔ پھر نو سفید گائیں دو بیل چند بچھڑے وغیرہ کی قربانی اس کے علاوہ کی جاتی۔ جو برہمن قربانی کے وقت بھجن اور اشلوک پڑھتے انکو ایک گاڑی دو بیل اور سو دودھ دینے والی گائیں دان کے طور پر دی جاتیں۔ (دیکھو کتاب "برہمن آف دی ویدز" مصنفہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہاولپور کا مقدمۂ تنسیخ نکاح

ریاست بہاولپور والے مقدمۂ تنسیخ نکاح کے متعلق مدعا علیہ کی طرف سے جو بحث باقی تھی۔ ۳ مارچ کو اس کی سماعت شروع ہوئی۔ بحث مثل سابق تحریری تھی۔ جو مولوی جلال الدین صاحب شمس نے عدالت کو سنائی۔ اگرچہ مختار مدعیہ کی طرف سے خلل اندازی کا جو سلسلہ ابتداء سے شروع ہو گیا تھا۔ وہ آخر تک برابر جاری رہا۔ اور بڑی روک کا موجب بنا۔ قدم قدم پر طفلانہ ضدوں اور خفیف حرکتوں کا مظاہرہ ہوتا رہا۔ جس نے بہت وقت ضائع کیا۔ تاہم شمس صاحب فلسکیپ سائز کے باریک لکھے ہوئے ۸۰ صفحہ روزانہ کے اوسط سے منازل بحث طے کرتے رہے۔ اور ۹ مارچ کو بفضل تعالےٰ خاتمہ بحث تک جا پہنچے؛

مختار مدعیہ نے دوران بحث میں اشتعال دلانے کا بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور یہ آخری بحث بھی اس سے خالی نہ رہی۔ جب آپ کا اپنے اقوال سے انحراف حد سے گذر گیا اور ہر قول کے متعلق آپ نے انکار کو سپر بنا لیا۔ تو شمس صاحب نے عدالت کو توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ کہ یہ تو ایسی صورت اختیار کی گئی ہے۔ کہ گویا خدا کے وجود کا یقین ہی نہیں ہے۔ تو آپ بگڑ گئے کہ ہماری ہتک کی گئی ہے۔ اور آپ گویا ہوئے کہ جب یہ حال ہے۔ کہ ہمارے حق میں ایسے کلمات استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو ہمارا یہاں کھڑا ہونا بیکار ہے۔ لو ہم علیٰحدہ بیٹھے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ بنچ پر اپنے معاونین کے پاس جا بیٹھے۔ مگر پھر اٹھے۔ اور اپنے ایک ہمخیال مولوی صاحب کو جو عدالت کے کٹہرے کے پاس کھڑے بحث سن رہے تھے۔ پکڑ کر گھسیٹنے لگے۔ کہ چلے آؤ یہاں کھڑا ہونا فضول ہے۔ اور ہٹا کر بنچ پرے آئے۔ پھر باہر نکل گئے۔ آخر دس منٹ کے بعد پھر خود ہی واپس آ گئے۔ اور بنچ پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ بنچ سے اٹھے۔ اور اپنی مقررہ جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ اور بدستور الجھنے اور تقریر بحث میں خلل ڈالنے لگے۔ دیکھنے والے حیران تھے۔ کہ آپ گئے کیوں تھے۔ اور گئے تھے۔ تو پھر خود ہی واپس کیوں آ گئے؛

شمس صاحب کے ۹ مارچ کو بحث ختم کر دینے پر ۱۰ کو آپ نے جوابی بحث شروع کی۔ مگر کوئی ایک بات ایسی نہ کہی جس کا جواب شمس صاحب کی بحث میں نہ آ گیا ہو۔ ذیل کے نمونہ سے آپ کی بحث کے عجائبات کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے؛

جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف ہے۔ جس میں آپ کو یہ معلوم ہوا۔ کہ گویا آپ خدا ہیں اور یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں تھی۔ کیونکہ خواب وکشف کے ایسے نظارے تعبیر طلب ہوا کرتے ہیں۔ اور ان پر وہ حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ جو بیداری کی حالت پر لگایا جاتا ہے۔ اور ایسے کشوف صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کو بھی ہوئے ہیں۔ لیکن اس پر اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ یہ خدائی کا دعوےٰ ہے۔ شمس صاحب نے جواب دیا کہ حضرت اقدس نے تو اس کشف کو عیسائیوں کے مقابلہ میں اس غرض سے پیش کیا ہے کہ ایسے خواب وکشوف سے کوئی بندہ خدا نہیں بن جایا کرتا۔ بلکہ یہ امور بندے کا خدا سے ایک گہرا تعلق ظاہر کرنے کے لئے ہوا کرتے ہیں۔ پھر اس سے خدائی کا دعویٰ آپ کی طرف کس طرح منسوب کیا جا سکتا ہے۔ پھر یہ تو کشفی حالت ہے۔ اس کو بیداری کی حالت پر قیاس نہیں کر سکتے۔ شمس صاحب نے صوفیائے کرام کے ایسے کشوف وخواب بھی نظیر کے طور پر پیش کئے۔ کہ اگر ظاہر پر قیاس کر کے ان کے معنی کئے جائیں۔ تو کسی طرح موافق شریعت نہیں ہو سکتے۔ اور نبیوں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب پیش کیا۔ کہ آپ نے دیکھا تارے اور سورج اور چاند آپ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ سورج چاند اور ستارے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ پھر کیا حضرت یوسفؑ کے خواب سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں نکالا جا سکتا۔ اس لئے کہ یہ ایک خواب ہے۔ اور خواب کی حالت پر وہ حکم نہیں لگایا جاتا جو بیداری کی حالت پر لگایا جاتا ہے۔ اور جس طرح حضرت یوسف کے خواب سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ آپ نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس کے خواب سے بھی نہیں نکالا جا سکتا۔ مدعیہ کے مختار نے اس کے متعلق اپنی جوابی بحث میں کہا۔ کہ اس موقعہ پر نہ تو یوسف علیہ السلام کا خواب پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ صوفیائے کرام کے خواب وکشوف پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ میں خدا ہوں۔ ستاروں اور سورج چاند سے ان کے بھائی اور ماں باپ مراد تھے۔ پھر خدائی کا دعوےٰ کہاں سے نکل آیا۔ اور صوفیا کی تو اصطلاحیں ہی جدا ہوتی ہیں۔ وہ شراب سے یہ مراد لیتے ہیں۔ اور میکدہ سے وہ۔ اور صاحب نے تو آئینۂ کمالات میں صاف کہہ دیا ہے۔ کہ اس خواب سے نہ تو ہم وہ مراد لیتے ہیں۔ جو حلولیوں کا عقیدہ ہے اور نہ وہ جو وجودی لوگ مانتے ہیں۔ یہ کہہ کر مرزا صاحب نے اپنے معاملہ کو صوفیائے کرام کے معاملہ سے بالکل علیٰحدہ کر لیا ہے پس مختار مدعا علیہ کا عذر غلط اور مرزا صاحب کا دعویٰ الوہیت ثابت

یہ ہے مختار مدعیہ کی جوابی بحث کے عجائبات کا نمونہ جس سے۔ اس کی قابلیت کے ساتھ ہی اس کی دیانت وامانت کی قلعی بھی اچھی طرح آئینہ ہو جاتی ہے۔ قابلیت کا حال تو اس کے اس قول سے ظاہر ہے۔ جس میں اس نے صوفیائے کرام کے خواب وکشوف اور حضرت یوسف کا خواب اس موقعہ پر بطور نظیر پیش نہ کئے جا سکنے کی وجہ بیان کی ہے۔ اور دیانت وامانت کا حال اس قول سے جس میں اس نے حضرت اقدس کا حلولیوں اور وجودیوں کے عقائد سے اجتناب ظاہر فرمانا بیان کیا ہے۔ اور پھر اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جب آپ نے اپنے معاملہ کو صوفیائے کرام سے علیٰحدہ کر لیا ہے۔ تو آپ کا دعویٰ الوہیت کرنا ثابت ہے حالانکہ حضرت اقدس نے یہ دونوں باتیں اسی لئے فرمائی تھیں۔ تا آپ کے خواب کے مضمون سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو۔ کہ آپ حلولیوں یا وجودیوں کے عقائد سے متفق ہیں۔ اگر حضور نے اتنے پر بس کیا ہوتا۔ تو بھی کسی کو یہ نتیجہ نکالنے کا موقعہ نہیں تھا۔ کہ آپ کو الوہیت کا دعوےٰ ہے۔ کیونکہ جو حلولیوں اور وجودیوں کے عقائد کو بھی درست نہ سمجھتا ہو۔ وہ انسان کے دعویٰ الوہیت کو کس طرح درست سمجھ سکتا ہے۔ لیکن حضرت اقدس نے آئینۂ کمالات میں جس موقعہ پر حلولیوں اور وجودیوں کے عقائد سے اجتناب ظاہر فرمایا۔ یہ بھی فرما دیا۔ کہ ہمارا یہ خواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث سے مطابق ہے۔ جو بخاری میں آئی ہے۔ اور جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہوا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اس کے ہاتھ آنکھ زبان اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا دیکھتا بولتا اور چلتا ہے۔ اور اس سے بات بالکل صاف ہو گئی۔ کہ آپ کے نزدیک اپنے خواب کا مطلب صرف حصولِ قرب الٰہی ہے۔ اور کچھ مختار مدعیہ کے اور جوابات بھی ایک سے ایک بڑھ کر عجیب وغریب ہیں۔ مگر فی الحال اسی کے پیش کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے؛ (نامہ نگار)

سٹار ہوزری کا اعلان

تمام حصہ داران کمپنی کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے کتوب تخفیف حصص اپنی جماعت کے نمائندگان کے ہاتھ مجلس مشاورت کے موقعہ پر واپس ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کے بدلے میں اسناد حصص جاری کر دی جائیں۔ یہ اسناد انشاء اللہ العزیز ۲۵ مارچ تک تیار ہو جائیں گی؛

بعض دوست جن کے ذمہ کمپنی کا بقایا ہے۔ یہ خیال فرما رہے ہیں۔ کہ ان کے حصص بوجہ بروقت ادائیگی نہ کرنے کے ضبط ہو چکے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تا حال کسی حصہ دار کے حصص ضبط نہیں ہوئے۔ اس لئے مہربانی فرما کر اپنے اپنے بقائے کی رقوم بھی اس موقعہ پر ارسال فرما کر اپنا حساب صاف کر دیں؛

مشینری کے لئے آرڈر دیا جا چکا ہے۔ اور روپیہ کی اشد ضرورت ہے؛

چیئرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ مارچ و ۱۵ اپریل کے مابین ختم ہے۔ مہربانی فرماکر اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں یا دستی بذریعہ نمایندہ مجلس مشاورت پرادا فرمائیں۔ ۵ر زائد خرچ نہ ہوگا۔ ورنہ اپریل کے پہلے ہفتے میں وی پی کردیئے جائیں گے۔ اور واپس کرنے والوں کے نام سے اخبار تادصولی قیمت روکنا پڑے گا۔ (مینجر الفضل)

نمبر خریداری	نام
۱	غلام حسین صاحب
۱۲۹	حکیم محمد قاسم صاحب
۱۳۰	میاں محمد یوسف صاحب
۱۳۲	مولوی محمد عبداللہ صاحب
۲۱۳	محمد عثمان صاحب
۲۵۵	منشی عنایت علی خانصاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۲۹۴	ای کویاکٹی
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۳۸۷	شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۱۸	غلام جبار صاحب
۴۴۵	شمس الدین صاحب
۴۶۴	مرزا حسین بیگ صاحب
۵۴۰	سعد اللہ خان صاحب
۵۸۱	بابو عبدالغنی صاحب
۵۷۸	سید غلام صفدر صاحب
۷۵۴	سخاوت علی صاحب
۸۲۸	چوہدری اللہ داد خانصاحب
۸۸۴	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۹۳۰	مولوی غلام رسول صاحب
۹۳۵	منشی صدر الدین صاحب
۹۷۹	خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱	ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۲۷۸	اللہ رکھا صاحب
۱۳۷۸	ایم نیاز محمد صاحب
۱۵۰۴	ایم احمد صاحب
۱۶۲۶	عطا محمد صاحب
۱۶۷۸	مولوی غلام محمد صاحب
۱۷۹۳	شیخ کریم اللہ صاحب
۱۹۱۱	میاں جان محمد صاحب
۱۹۱۲	بابو عبداللہ خانصاحب
۱۹۳۱	چوہدری سعاحب علی خانصاحب
۲۰۰۲	میاں نعیم الدین صاحب
۲۰۱۲	حافظ عبدالجلیل خانصاحب
۲۱۷۲	کریم داد خان صاحب
۲۲۴۰	منشی غلام محمد صاحب
۲۲۷۶	محمد عبدالرشید صاحب
۲۵۳۵	حکیم ابوطاہر محمود صاحب
۲۷۱۷	میاں غلام نبی صاحب
۲۸۵۴	قاضی محمد حنیف صاحب
۳۵۰۹	چوہدری فضل احمد صاحب
۳۵۱۵	محمد شفیع صاحب
۳۷۰۸	ناصر الدین صاحب
۳۸۹۷	عطاء الرحمن صاحب
۴۳۲۱	عزیز سوبیر خان صاحب
۴۴۳۴	عبدالقادر صاحب
۴۵۸۱	سید محمد عقیل صاحب
۴۶۳۶	مولوی غلام محمد صاحب اختر
۴۹۲۵	ایم عبدالرحیم صاحب
۴۹۸۶	چوہدری خان محمد صاحب
۵۱۹۱	شیر محمد صاحب
۵۲۳۱	چوہدری محمد بخش صاحب
۵۲۳۲	محبوب عالم صاحب
۵۲۷۷	بابو اعجاز حسین صاحب
۵۲۲۹	سعد الدین صاحب
۵۲۵۷	مرزا محمد صدیق صاحب
۵۴۱۵	محمد نقیر اللہ خان صاحب
۵۴۶۸	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۸۹۶	سید عبدالجبار شاہ صاحب
۶۱۳۰	گلزار احمد صاحب
۶۱۸۶	ماسٹر جمعدار محمد خان صاحب
۶۳۲۷	کریم بخش صاحب
۶۳۶۷	اللہ الدین صاحب
۶۳۸۷	محمد اسمٰعیل صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۶۷۰۴	سید محمد اشرف صاحب
۶۷۶۷	احمد اللہ خان صاحب
۶۷۷۳	عبدالعزیز خان صاحب
۶۸۲۸	محمد ابراہیم صاحب
۶۸۵۲	عبدالحلیم صاحب
۶۹۶۸	محمد اسمٰعیل صاحب
۷۰۴۰	مولوی محمد سعید صاحب
۷۰۷۸	عبدالسلام صاحب
۷۱۳۷	فضل بھائی کرم علی
۷۲۳۳	نور احمد صاحب
۷۴۷۳	اخوند غلام حسین صاحب
۷۵۲۳	عبدالرحیم صاحب
۷۷۱۱	مرزا یوسف علی صاحب
۷۷۲۱	چوہدری عبدالرحیم صاحب
۷۷۳۶	فیض احمد صاحب
۷۷۵۵	خواجہ عبدالغفار صاحب
۷۷۹۷	میاں محمد بخش صاحب
۷۸۲۲	محمد الدین صاحب
۷۸۳۲	برکت علی صاحب
۷۸۵۸	ملک گل محمد صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبداللہ صاحب
۷۹۸۰	شیخ محمد عبداللہ صاحب
۸۰۰۰	ارشاد علی صاحب
۸۰۰۶	حاجی علی محمد صاحب
۸۰۸۶	ایچ اے یوسف زئی
۸۱۴۰	محمد الدین صاحب
۸۱۴۴	عبدالحق صاحب
۸۱۴۵	منیر خان صاحب
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۶۲	محمد عبدالحق صاحب
۸۳۱۴	قاضی محمد اسلم صاحب
۸۴۰۹	حکیم سید محمد نیین صاحب
۸۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۲۲	شیخ منظور علی صاحب
۸۴۲۹	سکرٹری انجمن احمدیہ
۸۵۰۷	ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۸۵۳۲	منشی نصر اللہ خان
۸۵۵۲	حوالدار میجر علی محمد صاحب
۸۵۶۷	سردار امیر محمد خان صاحب
۸۵۱۷	مسٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۱۴	احمد الدین صاحب
۸۶۷۴	سید محمد شاہ صاحب
۸۶۸۳	بشیر احمد شاہ صاحب
۸۷۹۰	میاں اللہ دتہ صاحب
۸۷۹۷	امام الدین صاحب
۸۸۵۷	منشی محمد عالم صاحب
۸۹۲۴	محمد حسن خان صاحب
۸۹۷۸	عبدالجلیل صاحب
۸۹۷۹	فتح محمد صاحب
۸۹۹۶	سید محبوب عالم صاحب
۹۰۱۵	ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۹۰۵۹	میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۸۱	شیخ محمد علی صاحب
۹۱۰۴	عنایت اللہ صاحب
۹۱۱۴	منشی محمد حسین صاحب
۹۱۴۳	رانا فیض بخش صاحب
۹۱۵۳	ام طاہر صاحبہ
۹۱۸۱	صوفی عبدالحکیم صاحب
۹۲۱۱	غلام محمد صاحب
۹۲۱۲	ایم۔ اے سبحان صاحب
۹۲۴۵	ملک فضل کریم صاحب
۹۲۷۸	ملک غلام رسول صاحب شرقی
۹۲۸۶	سید محمد حسین صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۹۲۸۸	سید محمد مسعود صاحب
۹۳۱۱	محمد عالم صاحب
۹۳۲۳	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۳۴	منشی عبداللہ خان
۹۳۸۰	پیرجی عبدالحمید صاحب
۹۳۹۱	ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۴۴۷	محکم الدین صاحب
۹۴۵۳	چوہدری علی محمد صاحب
۹۴۶۸	غلام مرتضیٰ صاحب
۹۴۹۷	شیخ عطا محمد صاحب
۹۴۹۸	عمر علی خان صاحب
۹۵۰۵	شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۲۰	ڈاکٹر محمد جمیل صاحب
۹۵۲۶	خان صاحب عبدالحلیم صاحب
۹۵۲۸	ملک نبی محمد صاحب
۹۶۰۱	شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۱۱	چوہدری محمد صادق صاحب
۹۶۱۲	فیروز الدین صاحب
۹۶۲۳	غلام محمد صاحب
۹۶۲۸	محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۱	محمد عبداللہ صاحب
۹۶۳۲	محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۷۲	بشیر احمد صاحب
۹۶۴۳	مبارک احمد صاحب
۹۷۲۰	مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۹۷۲۲	بابو عبدالکریم صاحب
۹۷۲۳	مولوی احمد علی صاحب
۹۷۳۱	تاراچند صاحب
۹۷۳۵	شیخ فضل حق صاحب
۹۷۳۷	رحمت خان صاحب
۹۷۳۹	عزیز الدین احمد صاحب
۹۷۴۰	غلام قادر خان صاحب
۹۷۴۵	محمد اسمٰعیل صاحب
۹۷۴۸	چوہدری محمد حیات صاحب
۹۷۴۹	حکیم خواجہ کرم داد صاحب
۹۷۵۰	عبدالغفار صاحب
۹۷۵۱	غلام علی صاحب
۹۷۶۵	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۹۷۶۷	دی آنریری سکرٹری
۹۷۶۸	محمد عبدالقادر صاحب
۹۷۸۵	چوہدری شکر اللہ خانصاحب
۹۷۸۸	ایس مانی شاہ صاحب
۹۷۹۲	شیخ اعجاز احمد صاحب
۹۸۰۰	محمد افضل علی صاحب
۹۸۱۳	حاجی الیاس نور محمد صاحب
۹۸۲۸	منشی صدر الدین صاحب
۹۸۴۰	نصیر الدین احمد صاحب
۹۸۵۶	رشید محمد خان صاحب
۹۸۶۴	ڈاکٹر غلام علی صاحب
۹۸۸۱	صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۷	چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳	منشی کرم الدین صاحب
۹۸۹۷	ماسٹر امیر عالم صاحب
۹۹۰۲	شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۱۰	محمد الدین صاحب
۹۹۱۷	محمد عبدالرحمن صاحب
۹۹۲۲	شیخ محمد شریف صاحب
۹۹۸۰	سید بشارت احمد صاحب
۹۹۸۱	قریشی نثار احمد صاحب
۹۹۸۲	چوہدری رحمت خان
۹۹۸۲	میاں کرم رسول صاحب
۹۹۸۸	محمد ممتاز علی صاحب
۹۹۹۳	چوہدری عبدالجلیل صاحب
۱۰۰۰۱	سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۰۵	چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۰۷	مولوی نور محمد صاحب
۱۰۰۰۸	منشی رحمت اللہ صاحب
۱۰۰۱۰	محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۰۱۲	ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۱۶	محمد سعید صاحب
۱۰۰۲۸	مرزا محمد شریف صاحب
۱۰۰۳۵	فضل الرحمن صاحب
۱۰۰۳۹	عبدالمنان صاحب
۱۰۰۷۰	میاں بشیر احمد صاحب
۱۰۰۴۳	عبدالمجید صاحب
۱۰۰۹۲	امیر الدین احمد صاحب
۱۰۱۰۱	سکرٹری جماعت احمدیہ
۱۰۱۰۷	محمد شفیع صاحب
۱۰۱۱۹	چوہدری غلام محی الدین صاحب
۱۰۱۲۴	سردار اللہ دتہ خانصاحب
۱۰۱۲۵	چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۱۲۷	ملک محمد حنیف صاحب
۱۶۱۲۳	محمد عبداللہ صاحب
۱۰۱۳۴	غلام حیدر خان صاحب
۱۰۱۳۵	قمر النساء بیگم صاحبہ
۱۰۱۳۶	اظہر حسین صاحب
۱۰۱۳۷	ایم۔ اے۔ ایف رحمٰن

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۰۱۳۹	لال خان صاحب	۱۰۱۵۹	قادر بخش صاحب
۱۰۱۴۱	حکیم برکت اللہ صاحب	۱۰۱۶۲	عبد الکریم خان صاحب
۱۰۱۴۲	محمد شفیع صاحب	۱۰۱۶۵	مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۰۱۴۳	چوہدری محمد الدین صاحب	۱۰۱۷۵	محمد فیاض الدین صاحب
۱۰۱۴۸	چوہدری سردار خان صاحب	۱۰۱۹۸	چوہدری فتح محمد صاحب
۱۰۱۴۹	محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ	۱۰۲۰۳	ضیاء الحق صاحب
۱۰۱۵۳	ماسٹر ممتاز صاحب	۱۰۲۱۱	محی الدین صاحب
۱۰۱۵۵	نصیر احمد صاحب	۱۰۲۱۴	والدہ ناصر احمد صاحب

انبالہ شہر میں مسلم راجپوتوں کا جلسہ

۳۰-۳۱ - مارچ انجمن مسلم راجپوتان انبالہ کے سالانہ اجلاس زیر صدارت عالی جناب خان بہادر حاجی سر رحیم بخش خانصاحب ایم - اے - سی - منعقد ہونگے - جس میں قوم کی ترقی و بہبودی کے مسائل پر بحث تمحیص کی جائیگی - تمام مسلم راجپوتوں کو اس میں شرکت چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بمقدمہ علیین خان ولد محمد خان ذات ملتانی سکنہ سوکڑ

بنام

غلام حسین ولد موسٰی ملتانی سکنہ سوکڑ تحصیل سینگڑھ حال طالب علم اشاعت اسلام وغیرہ

دعویٰ تقسیم قطعی کرائی جائے۔ $\frac{9}{24}$ حصص اراضیات ذیل

نام بند	نمبر کھاتہ	نمبر خسرہ	رقبہ متدعویہ	موضع
۱- سمندر	۱۷م	۹۲۱	کنال ۱۹ مرلہ	سوکڑ ۶م کنال ۱۹ مرلہ
۲- بلندی حالی	"	۹۲۳	۱۲ مرلہ	موضع سوکڑ

جو کہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام حسین ولد موسٰی ملتانی سکنہ سوکڑ تحصیل سینگڑھ حال طالب علم اشاعت اسلام دفتر انجمن اہل حدیث حدیث براندرتھ روڈ لاہور مدعا علیہ تعمیل نوٹس سے گریز کرتا ہے - اور حاضر عدالت نہیں ہوتا - اسلئے اشتہار ہذا بنام غلام حسین مذکور جاری کیا جاتا ہے - اگر غلام حسین بتاریخ ۲۲ اپریل حاضر عدالت نہیں ہوگا - تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی - آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۳۴ء بہ ثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر) (دستخط)

ماہ مارچ میں امرت دھارا اوداس کے مرکبات ۳/۴ قیمت پر باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر منگوائیں!

۳۱ مارچ ۱۹۳۴ء کے اندر اندر مندرجہ ذیل ادویات نصف قیمت پر منگوا دیں

رعایت نصف قیمت — ۳۱ مارچ تک نصف قیمت

جناب کوی نودوئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وئید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

چند ادویات متعلقہ خوبصورتی

حسن افزا رجسٹرڈ دل سندری
[illegible] استعمال ہوتا ہے [illegible] قیمت ایک روپیہ [illegible]

بال اڑانے کی بے نظیر دوائی
اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر نرم ہو کر جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں جس نے آزمایا اسی نے تعریف کی۔ قیمت [illegible] نمونہ [illegible]

گولی پان
وہ لوگ جو پان کا بڑا بہت شوقین منہ میں ڈالنے کے پان کا مزا لینا چاہتے ہیں۔ وہ ان گولیوں کو کھاویں ایک گولی کھانے سے پان کا مزا بھی آویگا اور رنگ بھی باقی اوصاف بھی پان جیسے ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ - ۲۰ گولی [illegible]

چت موہنی رجسٹرڈ اُبٹن
اِس اُبٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنے سے چہرے کے بدنما کیل چھائیاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ چہرے کی رنگت اور بدن نکھر جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ [illegible]

مصالح پان
پان کھانے والے اصحاب [illegible] مصالح بنایا گیا ہے [illegible] قیمت ایک روپیہ نصف [illegible]

باغ بہار سانبل تیل رجسٹرڈ
[illegible]

الہویٹھ رجسٹرڈ سرمہ نمبرا
یہ سرمہ روزانہ استعمال کے واسطے ہے آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے [illegible]

پران سکھ رجسٹرڈ
پستانوں کو ڈھلکنے سے بچاتا ہے اور ڈھلکے ہوؤں کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ بڑے [illegible] قیمت چار روپے - نمونہ ایک روپیہ

شبرس رجسٹرڈ
یہ دوائی صرف چہرے کی چھائیوں کے واسطے ہے [illegible] دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت [illegible] روپے نمونہ [illegible]

ملہر رعب رجسٹرڈ
مونچھیں بڑھانے کا تیل ہے [illegible] بڑھاتا ہے۔ بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بھی بڑھاتا ہے اور انکو قائم و دائم رکھتا ہے۔ [illegible] قیمت دو روپے۔ نمونہ [illegible]

مفصل فہرست ادویات طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

المشتہر — مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا سٹرک - امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور۔

خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ۱۳ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

صوبہ سرحد کی کونسل میں ۱۵ مارچ کو ایک ممبر نے وراثت کے مسئلہ میں شریعت کی پابندی کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ قبل از وقت اس کے لئے نوٹس نہ دیا گیا تھا۔ اس لئے صدر نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس پر انڈیپنڈنٹ پارٹی اجلاس سے واک آوٹ کر گئی۔

پنجاب کونسل کے ۲۰ ارکان نے ایک متفقہ بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ پنجاب کونسل نے متحدہ طور پر شکر پر محصول عائد کرنے کی تجویز کی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ اس سے نیشکر کی کاشت کرنے والوں کو نقصان پہنچے گا۔ لہٰذا اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کو چاہیئے۔ کہ اس کی سخت ترین مخالفت کریں اور اسے منظور نہ ہونے دیں۔

کالی کٹ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند روز ہوئے تھیہ قوم کے ہندو ایک جلوس نکال رہے تھے۔ کہ موپلاؤں نے مسجد کے سامنے باجہ بند کرنے کے لئے کہا۔ اس پر تھیوں نے ہزارہا کی تعداد میں موپلاؤں پر حملہ کر دیا۔ مسجد کا دروازہ توڑ ڈالا۔ مسلمانوں کی دو دکانیں لوٹ لیں۔ آخر پولیس نے آکر حالات پر قابو پالیا۔

چاٹگام کے مسلم نوجوانوں نے بنگال کو دہشت انگیزی کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی ہے۔ جس میں بڑے بڑے معززین بھی شامل ہوئے ہیں۔ یہ انجمن انارکسٹوں کے مراکز میں بھی اس تحریک کے خلاف پمفلٹ تقسیم کر چکی ہے۔ اور اس کے ممبر گاؤں بہ گاؤں پھر کر عوام کو اس کے نقصانات سے متنبہ کر رہے ہیں۔

حکومت کشمیر نے معاصر سیاست کا داخلہ حدود ریاست میں بند کر دیا ہے۔

لنڈن سے ۱۶ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ لارڈ میئر نے بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے جو فنڈ جاری کیا تھا۔ اس میں ۷۴ ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ وائسرائے کا زلزلہ فنڈ بھی ۴۳ لاکھ سے بڑھ چکا ہے۔

دہلی سے ۱۶ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر نے وزیر اعظم اور بعض دیگر سیاست دانوں کے مشورہ سے ایک آئینی سکیم تیار کی ہے۔ جس کے رو سے ریاستی اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ستر ہو گی۔ اس میں مسلمانوں کو بعض مزید نشستیں حاصل ہو جائیں گی۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست میں پولنگ سٹیشن مقرر ہو چکے ہیں۔ اور عنقریب ووٹروں کی فہرستیں شائع ہو جائیں گی۔

سرحدی کونسل میں ۱۶ مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم سکرٹری نے بتایا۔ کہ اس صوبہ میں تلوار کا بغیر لائسنس کے رکھنا ممنوع ہے۔

صوبہ بہار کے زلزلہ کے مصیبت زدگان کے لئے مونگھیر اور مظفر پور میں جو جھونپڑیاں بنائی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک کثیر تعداد نذر آتش ہو چکی ہے۔ اور اس طرح ان غریبوں پر تباہی پر تباہی نازل ہو رہی ہے۔

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ۱۱ مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر نارنگ نے کہا کہ وزیر اپنے ہر ایک ماتحت عملہ کا ذمہ وار نہیں ہے۔ اس پر صاحب صدر نے ایک آئینی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا۔ کہ وزراء اپنے محکمے کے ہر افسر کے ہر ایک فعل کے ذمہ وار اور اس ہاؤس کے سامنے جواب دہ ہیں وزراء کا فرض ہے کہ وہ گورنر کے ساتھ مل کے ایک پالیسی مقرر کریں۔ اور ان کے ماتحتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس پر عمل پیرا ہوں۔ جو افسر اس کی خلاف ورزی کرے۔ وزیر متعلقہ گورنر سے اس کی شکایت کرے۔ اور سخت ایکشن کا مطالبہ کرے اور اگر ایکشن نہ لیا جائے۔ تو اسے چاہیئے کہ مستعفی ہو جائے لیکن ہاؤس کے سامنے جواب دہی کی ذمہ داری سے وہ کسی طور پر بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔

احمد آباد میونسپلٹی ہندوستان کی قدیم ترین میونسپلٹی ہے۔ جو ۱۸۳۴ء میں وجود میں آئی تھی۔ اور اب ۱۹۳۴ء میں وہ اپنی صد سالہ جوبلی منانے والی ہے۔

امریکہ کے ایک ہواباز نے تیز رفتاری کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ وہ اپنے ہوائی جہاز میں ۱۴ مسافروں کو لے کر ۱۳ گھنٹوں میں نیویارک سے لنڈن پہنچ گیا۔

ڈاکٹر کچلو سابق صدر کانگرس دو سال قید کاٹنے کے بعد ۱۷ مارچ کو ملتان جیل سے رہا کر دئے گئے۔

جرمنی سے خارج شدہ تیس ہزار یہودیوں کو آسٹریلیا میں آباد کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلین حکومت نے اس بناء پر انکار کر دیا ہے۔ کہ اس سے بین الاقوامی مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

علاقہ غیر کے قبیلہ ماخیل نے دہلی سے ۱۶ مارچ کی اطلاع کے مطابق ریذیڈنٹ کی شرائط کو تسلیم کرتے ہوئے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ امین جان کو اپنے علاقہ میں پناہ نہیں دیں گے۔ اور نہ ہی افغان گورنمنٹ کے خلاف کوئی پروپیگنڈا ہونے دیں گے بر غمال کے طور پر انہوں نے کچھ بندوقیں اور سو آدمی دیئے ہیں

لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند لارڈ اروِن سابق وائسرائے کے ایک بت کی ۱۲ مارچ کو نقاب کشائی کریں گے۔ یہ بت دہلی میں نصب کیا گیا ہے۔

گورنر جنرل با اجلاس کونسل نے ۲۴ مارچ کو ایک اعلان کے ذریعہ مسٹر جسٹس عبدالرشید کو فروری ۱۹۳۶ء تک اور مسٹر جسٹس رنگی لال کو ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء سے ۶ مئی ۱۹۳۶ء تک عدالت عالیہ لاہور کا جج مقرر کیا ہے۔

لنڈن سے ۱۶ مارچ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ عنقریب ایک قانون بنانے والی ہے۔ جس کے ماتحت ہر ایک قسم کا پولیٹیکل لباس پہننے کی ممانعت کر دی جائیگی۔

بقر عید اور محرم کی تقاریب کے سلسلہ میں دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

دہلی کے میونسپل انتخابات ۱۷ مارچ کو ختم ہوئے ہیں۔ اب کے مستورات کو بھی ووٹ کا حق حاصل تھا۔ ۲ ہزار سے زائد عورتوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ زنانہ لڑائیوں کے دلچسپ نظارے بھی اس میں دیکھے گئے۔ جس میں ایک دوسرے پر سلیپروں سے حملے ہوئے۔

برطانی پارلیمنٹ کے ایک یہودی ممبر مسٹر لنکن کے متعلق لنڈن سے ۱۷ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے بدھ دہرم اختیار کر لیا ہے۔ اور سنٹرل یورپ میں بدھسٹ آشرم کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہوم آفس نے لنڈن میں انہیں اس قسم کا آشرم کھولنے کی اجازت نہیں دی۔

پیرس سے ۱۶ مارچ کی اطلاع کے مطابق سرکاری اعلان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دس لاکھ جرمنوں نے جو پہلے ہٹلر کے مخالف تھے۔ مقررہ وقت پر فوجی بارکوں میں ہتھیار ڈال دئے اور آئندہ کے لئے ہٹلر کا ساتھ دینے کے لئے حلف اٹھایا۔

صوبہ سرحد کے ایک سرخ پوش لیڈر عبید اللہ خاں ان دنوں ملتان جیل میں بھوک ہڑتال پر ہیں۔ ۱۷ مارچ کو انہیں خوراک کھائے ۲۴ یوم ہوئے ہیں۔ انہیں جبراً خوراک دی جاتی ہے۔ حکومت نے انہیں رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

گاندھی جی کے متعلق الہ آباد سے ۱۷ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ آپ پنڈت مالوی۔ سیٹھ جمنا لال بجاج اور سیٹھ برلا کی معیت میں بہار ریلیف فنڈ جمع کرنے کے لئے تمام ہندوستان کا دورہ کرنے والے ہیں۔ پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

یو۔ پی کونسل کے گارڈ روم کا ایک سپاہی ۱۵ مارچ کی شام کو ایک بکس کے اندر ریوالور اور کارتوسوں کی پیٹی رکھ کر باہر گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جب واپس آیا۔ تو بکس غائب پایا۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی